

M.B. KHAN ARTIST Dogawan LUCKNOW

YOUNG AT 50.

ساٹھا اور پاٹھا

ڈاکٹر لیگارڈ کی حیوۃ بخش گولیاں

بڑھے اور ادھیڑ کو جوانوں کی سی طاقت مستعدی چستی پھرتی عطا کرتی ہیں۔ دماغی اور جسمانی انحطاط کو روک دیتی ہیں اور لطف زندگی کو بڑھاتی ہیں۔ رگ پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں جو لوگ بہرے ہیں اور جنکے دماغ میں جھنجھنی رہتی ہے ہوتی ہے اُن کے لیے بیحد مفید ہیں۔ نیند خوب آتی ہے۔ بیداری کے بعد سستی و کاہلی بالکل نہیں ہوتی۔ طبیعت بشاش رہتی ہے۔ عصبی کمزوری کا وجود نہیں رہتا۔ جھریاں دور ہو جاتی ہیں جلد صاف اور خوشنما رہتی ہے چہرہ ملیح تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ **تندرستی کے ان برکات پر غور کیجیے۔ یہ خدا کی عنایت نہیں تو کیا ہے۔** جوانی کا عود کرنا دوران خون کا بڑھنا عمل و شادابی کی تازگی اعضا کی توانائی۔ دیکھ کے احباب کو حیرت ہوتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ آپ خود ہمارے قول کی تصدیق کر لیجیے۔ **کیا آپ ایسے نادر وقت کو نذر غفلت کر دینگے؟** لطف یہ کہ اس دوا کے استعمال میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ آپ بے تکلف استعمال کیجیے نقصان کا خیال بھی نہ کیجیے۔ آپ کے تمام اعضائے رئیسہ کے افعال درست اور صحیح ہو جائینگے آپ پر ساٹھا اور پاٹھا کی مثل اصل ہو جائیگی۔ دیر نہ کیجیے **فوراً** منگا لیجیے اور کھانے استعمال کے بعد آپ ہرگز پشیمان نہ ہونگے۔ ان کی قیمت مع محصول ڈاک **بارہ شلنگ** ہے۔ قیمت وصول ہونے پر دوا روانہ کی جاتی ہے۔

یہ دوا صرف ڈاکٹر لیگارڈ کی لیبرٹریز ۱۰۶ لیورپول روڈ۔ برنس بری لنڈن انگلستان سے مل سکتی ہے۔

DR. LEGARD'S
LABORATORIES.
106 LIVERPOOL ROAD.
BARNSBURY
LONDON (ENGLAND)

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولوی کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد کے کارنامہ اخلاقی مصنفات۔ وہ نادر تصنیفات ہیں جنھوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھ جائیے۔

علم الاخلاق۔ مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اُردو یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

افراد کا سبب۔ [illegible] کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اُردو [illegible]

الدین اور الکون یعنی موازنہ مذہب و سائنس اُردو [illegible]

امور عامہ۔ عربی۔ فلسفہ عقلی کا کارنامہ [illegible]

زائد خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائے گا۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فرنچ طلا

کجی۔ لاغری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور بیحد قوت پیدا کرتا ہے۔ خوشبودار اور ملذذ بھی ہے تندرست اور معمولی مریضوں کے لیے عجیب تماشا اسکے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور روز اول کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے قیمت [illegible] (پانچ روپیہ) نمونہ کا بکس صرف [illegible] مع محصول ڈاک

ماربل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۸۹۳
رنگون ملک برہما

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامۂ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے ہنسیے اور شاعری کی شاعرانہ اُستادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ہر [illegible] بھیجیے یا وی پی آرڈر بھیجئے۔

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

بلا نوبات کی دوا

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ قولنج۔ سنگرہنی۔ دستار پیٹ پھولنا کے۔ جی متلانا۔ بچوں کے ہرے پیلے دست۔ دودھ پلٹ دینا وغیرہ وغیرہ مرضوں کی ایک بینظیر دوا ہے۔ جسکے صرف چند قطرے پانی میں ڈال کر پی لینے سے ایک ہی خوراک میں پورا فائدہ دکھاتی ہیں قیمت فی شیشی [illegible] محصول ڈاک [illegible] ایک ساتھ خریدنے سے [illegible] محصول معاف وید ڈاکٹر حکیم اور عطاروں کو نمونہ مفت۔

دردِ رنج کیسری یعنی داد کی دوا

ہر کسی جلن اور تکلیف کے داد کو صرف چوبیس گھنٹہ میں آرام کر دینے والی یہ ایک دوا ہے قیمت فی شیشی [illegible] ایک ساتھ منگانے سے ڈاک خرچ معاف۔ قیمت [illegible]

بال سدھا

کمزور اور دبلے پتلے۔ اکثر بیمار رہنے والے بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانا ہو تو اس میٹھی دوا کو منگا کر پلائیے۔ بڑی فہرست منگانے پر ہر ایک کو مفت ملے گی۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ:۔ **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اُردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپ گیا!

وہ پر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اسکے صفحات بطور رسائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں۔ ابتداء سے ۔۔۔ سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں اُنھوں نے مسلسل ملاحظہ کر لیا ہوگا لیکن جو نئے اور مستقل خریدار ہیں اودھ پنچ قصہ کی ابتداء سے ناواقف ہوں گے۔ **پھر تب فائل اُنکے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے**

قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۹ نمبر ۱۷

مضامین غیر

یکشنبہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۴ء

الخفاشیات

پیاؤ کے نیچے دب گئے نغمے ہزار کے
سلفے ہے پیچوان بھی آ گے سنگار کے
سفاک بڑھ کے آنکھ سے ابرو ہیں یار کے
اژدر ہیں مارے ہیں حجاور ماری کے
باندھے ہے ظلم پہ بُت بیدین کیوں کمر
واقف مگر نہیں ہے نتیجہ سے زار کے
گیسو کا دام خال کا دانہ نہیں رہا
اگلی بھی دن گزر گئے یوں ہی بہار کے
کنٹے سے غیر کے ہوتے ہیں کہ جبیں مگر
خربت کی جا جو بیچے ہیں بوام اچار کے
کھائینگے ہم نمک نہ نہیں گے نمک حلال
محصول بڑھ گئے زمیں گھٹے جاں نثار کے
تحصیلدار ڈھونڈھتے پھرتے ہیں مرغیاں
سامان ہو رہے ہیں کسی کے فکار کے
ڈپٹی کلکٹری پہ ڈبا ستے کی نظر
بیٹھے ہیں خوش کہ سیٹ ہیں او آنر کے
اے عندلیب چاک قفس سے یہ دیکھ لے
ملہ گزارتی ہے کہاں دن بہار کے
بوتاں کی بد دعاؤں کا تیری پہ کیا اثر
کب کوسنے سے مرتے ہیں ڈنگر چمار کے
کیوں کونسل میں رو دیئے اور منہ تھتھا ہے
چپل کی پوجا دیو اگر ہیں چمار کے
بیمہ کرا لیا تھا ہے کیا تم بھی اگر
سپے وزروں سے مل گئے تختے مزار کے
ان سے بچو کہ سب پہ چھا تم عشق میں
ذرّے جنہیں سمجھتے ہو میرے غبار کے

خط کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیے۔

بوسہ قبول وصل کا وعدہ نہیں قبول
و نقد خوب ہیں نہ کہ تیرہ ادھار کے
آزاد کر دیا تمھیں فکر رقیب سے
خفاش زیر بار ہو یورپ کی وار کے

راقم

خفاش کرمانی - از دیوے شریف

بجلی ماری می آید - سفلہ و احمق می نماید

آجکل چاردانگ عالم میں مسئلۂ تناسخ کا بڑا زور شور ہے اور ہر چہار طرف اسی کا ذکر اور چرچا ہے چنانچہ ہمارے یہاں بھی اسکی ایک زندہ مثال موجود ہے حکیم کرگی یعنی حکیم گدھیانے ملامت کے جہ بچہ میں غوطہ لگا کے مسئلۂ تناسخ کی رو سے اپنے دہ دوازدہ سالہ لڑکے کی شکل میں جنم لیا اور باپ ہو کر بیٹا بنا۔ اب یہ فیصلہ کرنا دشوار ہے کہ دونوں میں سے کس کو کس کا باپ کہا جائے صورت حالی یہ کہتی ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا باپ ہے خیر ناظرین خود ہی کوئی مناسب فیصلہ کر لیجئے۔

کہا جاتا ہے کہ حکیم کرگھانے جھوٹ کے سیاہ سوت سے تیرہ ادھے تریے بھر کے لونیت کے سینٹر سفاہت کے دروں میں گاڑ کر اپنے لڑکے حکموا کو فریب دہی کا تانا تننے کے لیے کہا۔ حکموا نے دوڑ دوڑ کے تانا تنا پھر باپ بیٹے دونوں نے اسمیں رذالت کی سنتلیاں ڈالیں اور کمینگی کے سیجے کھڑے کرکے اینڈ بیوقوفی کی پائی پھیلائی اور کمظرفی کی مانڈی لگا لگا کر حق کے کوچوں سے پائی دی۔ انچی اور خرابت کا کنھرا لگا کھانا کا بھانج لگایا خباثت کی کارگاہ میں پاؤں لٹکا کر بیٹھے اور دونوں پاؤں کی انگوٹھوں کی گھائیوں میں سفلگی کے بیلن کر دبا کر کج فہمی کا ہتیا کھٹ کھٹ کرنے لگے حکموا کی بوا لاؤ جلدی جلدی خبث باطنی کے چیتھڑے سے بدکاری کے ترے بھر کے شام تک

میں ایک دروغ بافی کا تھان بیہودگی کی لپیٹن پر لپیٹ کر تیار کرلوں لیکن کل بازار بے حقیقتی میں جا کر بیچ آؤں اور اپنے کو دنیائے مومنین میں من دیگرے نیست کا مصداق ثابت کروں۔

یہ کرشمہ تناسخ یا آواگون کا تماشا دیکھکر ذرا تعجب ہوا کہ ایک حکیم اسقدر جلد کیونکر مقلوب الماہیت ہو کے کالا لٹی چرخی چلانے لگا مگر عقل الحائک فی ……… جو مشہور ہے بہت صحیح ہے۔ یہ تعجب رفع ہو گیا تناسخ کے تانے بانے اور حکمت کے جارو پود میں کچھ یوں ہی سا فرق ہے۔

راقم ع-ح خاندانی نامہ نگار

بوکھل نامہ

یعنی

اینجانب کا سوراجی پروگرام

جناب پنچ صاحب - لیڈر صاحب - نمایندے صاحب زیر انتظامیہ - سیاسیات عرض ہے۔ اسکیم مبارک۔

بندہ بھی ایسا دم خود ساختہ لیڈر ہے - زندہ وسلامت ہے - خدا کرے آپ بھی مع جھنڈا والا پیسیج امیدوار نمایندگی قوم ہوں۔

التماس یہ ہے کہ مدت سے میں ملک سیاست میں فروکش تھا - آپ جانیئے وکالت اور سرکاری ملازمت ترک تھی اسوجہ سے آپکے نیاز مند نے کھدر پوشی اور لیڈری کا پیشہ اختیار کر لیا - چاہے کوئی چندیں شکل برائے اکل پہ محمول کرے یا بیٹھے سے بیگار بھلی ہے۔ خدا نخواستہ مدتوں جیل فیلو اور بیگار قوم کے انتظامی معاملات اور سیاسیات کے زیر تعلیم رہا۔ اب سوراج حاصل کرنے کے تمام ذرائع پر عبور حاصل کر سکا اور سند کے اعلان کے واسطے حاضر ہوا گورنمنٹ کو صرف تو دن کی مہلت دیتا ہوں خواہ وہ میرا سوراج منظور کرے اور ایک فہرست چارج کی

سلہ چمار کے دیو کو چپل کی پوجا - یہ ایک دکنی مثل ہے ہم اسکے بجائے دیوتا اور چمار اور چار رنگیر کو نے ٹھیک نہیں ہو سکتا ہو سے ہیں۔

مرتب کرکے بعد تحفظ جوب یا میری نازمانی کا
تماشا دیکھے آپ یقین مانئے بغیر سوراج ہوئے
اب بچ نہیں سکتا میں نقلیں لکھوا چکا ہوں تمامی
سرحدی سلطنتوں میں بھیجے گو بذریعہ اخبار بھیجوں
کیسے گو بذریعہ ہوائی جہاز بس نقلیں پہنچنے کی دیر ہے
ہر جگہ والنٹیر بذریعہ ڈھول منادی کر دینگے کہ ملک ہند
کی ملک پنچ کا علم سیاست دانوں کا والنٹیروں کا
آنریری کام کرنے والوں کا ہے۔ سرحدی شخصوں کا کل
نوے دن کی مہلت سرکار کو دی جاتی ہے آمد
رفت کی تاریخ پر لحاظ رکھیے گا۔

ما قلاگو والنٹیر ہم کو چاہئے ہم
ایک چوکور میز کی سبھا کرنے والے ہیں
جسمیں پنڈت جی مصالحت کی کتھا
کہیں گے حکیم صاحب خاموشی کا حلوہ
کھلائینگے۔ دو بڑے بڑے باقی سب
چھوٹے چھوٹے مولوی زبانی انتظام
کرینگے۔ چندے کا بھی دھندا ہوگا۔
چھوت یکقلم موقوف۔ شادی کی اجازت
نہیں۔ سردست بچے پیدا کرنے کی
مشین معطل۔ ہندو مسلمان مذہبت
بالکل علیحدہ ہو جائیں مصالحت ہندو
مسلمان انگریزی اصول پر ہوگی
مسلمان باجہ بجائیں۔ اپنے مرثیے
پڑھیں اور اپنے نوحے۔ دن رات
ماتم کریں زمینداری چھوڑ دیں سب
سے زیادہ فسادات قرضے کی وجہ سے اور وراثت
کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ نفاق اسی ذریعہ سے
پیدا ہوتا ہے۔ باہمی منازعت اور بداخلاقی کا
ذریعہ یہی ہے۔ جب کبھی جل بہار یا کوئی مذہبی جلوس
نکلے تو ہندو لوگ چھوڑ دیں تاکہ فساد کا اندیشہ ہی باقی
نہ رہے۔ سوراج کی وجہ سے اتحاد لازمی ہے اور جب
جلوس کے ساتھ اپنے اپنے محلہ کی حد تک سر پیٹتے
ساتھ رہیں اور سے لوٹتے رہیں۔ قصائی کمبخت
سبزی بجا کر یا گرہستکاری کریں۔ گنگوا ڈوبہ بیچا کریں
یا کتوں کی نمائش کیا کریں ٹکٹ لگا کے گدھوں کی
(جو بار برداری کے واسطے بہت ضروری چیز ہیں
اور جن کی نسل صرف دھوبیوں کے خاندان
میں رہ گئی یا کاسہ گروں میں برائے نام
باقی ہے) افزائش نسل کی بہت ضرورت ہے
ادھر توجہ کریں۔

سب عورتیں مرغیاں پالیں۔ ہر تین مہینے
کے بعد انڈے بچوں کی نمائش ہوا کرے گی۔
جو کوئی کسی مرغی کو ذبح کرے گا اسکا گھر تک
انڈے اور بچوں کے قرق ہو جائیں گے۔ سب
انڈوں کی تجارت کریں تاکہ آمدنی کے ذرائع
پیدا ہوں اور مفلسی دور ہو۔

نسل انسانی میں اگر ترقی منظور ہو تو سال
میں ایک دن بابا آدم کی سالگرہ کی جائے۔
آزادی کا زمانہ۔ مساوات کا برتاؤ۔ چھوت
چھات شکست۔ ذات پات کا خیال سوراج
کا منافی۔ غرضکہ تمام انتظام قبل از سوراج
اور بعد از سوراج کا مکمل ہو چکا ہے صرف نوے
دن گزرنے کی دیر ہے۔

اور تمام حقوق کا تصفیہ بذریعہ پنچ ہوگا۔

حضرت شریف و تخت خلافت ـ بخت و لگد و شماتت



اس وجہ سے میں پیشگی خوشخبری شروع کرتا ہوں کہ
میں عنقریب ایک مختار نامہ عوام سے لکھوا کر
لیڈر بننے والا ہوں۔ دنیا روز تبدیل ہوتی ہے
میں موجودہ عمال لیڈری کو تبدیل کرنا چاہتا ہوں
کیونکہ لیڈری آنریری ممبری نہیں ہے کونسل
کی ممبری کہ ایکبار مقرر ہونے کے بعد تین سال
تک کوئی ہٹا نہ سکے گو یا ضابطے کی رو سے
جائز حسب دستور نکالے نہیں جاتے۔ یہ کام عوام کی
خوشنودی پر ہے جسکو برگزار سمجھے رکھے ورنہ
... لیڈر سے کوئی کمی ہونی
رائٹ آبوٹ ٹرن بول دیا۔ اکثر
لیڈر اپنی حیثیت بھول جاتے ہیں
گویا کسی کے ماتحت نہیں رہتے
خود مختار ہو جاتے ہیں۔ کوئی اختلاف
رائے نہ کرے کوئی حساب نہ پوچھے۔
ان سے غلطی نہیں ہوتی۔ یہ کبھی
غلطی تسلیم نہیں کرتے جو کام ہو وقت
پر نہ ہو عوام کی نا قابلیت۔ جب
لڑائیں لڑ جاؤ۔ جب ملائیں مل جاؤ۔
چندہ خوب دو۔ انکے بیچ میں نہ بولو۔
خود غرض مکاریوں اور نیک نہاد
طبع خیر خواہوں کو ایک ہی لکڑی سے
ہانکو۔ انکے مراتب کی صحیح تمیز عام کی
تمیز اور عقل سے بالا تر ہے۔ کام کرنے
والوں میں جیل خانے کا مادہ کم ہو گیا
اور اسکے سوا کوئی ذریعہ تعلیم کا نہیں ہے حفاظت
وقت پر کام کرنا۔ حکم ماننا۔ تو عمدہ پیشاب
پاخانہ۔ نفس کشی۔ عورتوں سے دور رہنا مساوات
کا برتاؤ۔ بغیر اخبار دیکھے اور حالات دریافت
کیے رائے زنی کرنا ہر قسم کی ورزش اور انتظام
یہ سب باتیں جو سکھائی گئی ہیں وہ چھوٹنے پر
باقی نہیں رہتیں۔

اب کی جیل میں کچھ حساب بھی سکھایا جائے
اور کچھ دستکاری بھی کچھ تجارت بھی تاکہ کھدر
بیچنے کی حالت میں ابیچ دینا شروع کریں اور

خزانچی بن کے جیل چلے جائیں۔ حساب سب معاف
دیوالہ ہو ہندو مسلمانوں کا۔

ایک تعمیری پروگرام بھی نذر ہے۔ سب جیل نیلو
مع شعراء نوشی کیا کریں۔ محاصات ہوگا نظم
عمل کا۔ فردہ چندہ ہوگا شعر سب پالیٹکس میں
ڈوبے ہوئے نکلیں گے۔ ہیبچ کی عادت ہو جائیگی
عوام پر اثر ہوگا۔ جلسے کی مشق۔ ورزش منٹ
میں چندہ اقبال سے وصول ہو جائے گا۔ حساب
دوستاں در دل۔ چند دنوں میں شکسپیر و ملٹن
سودیشی پیدا ہونے لگیں گے تو فون کمپوزڈ سے
دور رہتا ہے عوام زبان نہیں سمجھتے۔ آزادی کا
بہتر نمونہ ہے انتظامات کی خاص تعلیم۔ ایک عدد
خیمہ۔ قنات۔ چاندنی۔ دو تخت۔ چند خوش آواز
لونڈے ایک نقارہ ایک ہرکارہ وصنف۔ قدیم
تعلیم گلا بوتستا بوا نزسبھا سب متروک۔

چندہ۔ شب بیداری عوام کی بیداری محلے
داروں کی بیداری۔ اب اس سے زیادہ فوائد
اسوقت قلم کے دماغ میں نہیں۔ بطور نمونہ انتظامات
کا ایک نقشہ اور بحث دلچسپی کے واسطے نذر
ناظرین ہے۔ خلوص سے دیکھا جائیگا تو سمجھ میں
آجائے گا۔ اعتقاد سے دنیا کا کام چلتا ہے۔
ورنہ بداعتقادی ہوئی یا بندر کا خیال آیا یا
ہنسی آئی تو سوراج دور ہو جائے گا دنیا کا
انتظام دیکھیے اور یہ اختصار۔ کل کام بغیر صرف۔
کل قوانین منسوخ۔ کل مشکلیں آسان۔ بادشاہی
کے قابل یہی دماغ ہیں۔ قدردان امریکہ میں
ملیں تو ملیں یہاں سب حاسد ہو مفلس رہتے
ہیں۔ عالمگیر اصول ملاحظہ ہوں۔

سوت اور سکہ کی طرح کل انتظامات کا تانا بانا
صیغۂ صنعت۔ ملیں شکست۔ خانگی اوقات میں
ہر شخص ایک تار سوت کات کے چار گز کپڑا بنالے۔
صیغۂ تعلیم۔ سکول کالج شکست۔ ہر شخص پانچ
لڑکوں کو وقت فرصت اردو پڑھا دے۔ پانچ منٹ
انگریزی۔ پانچ منٹ ناگری۔ پانچ منٹ عربی۔
پانچ منٹ فارسی پانچ منٹ حساب اردو کا
نام نہ ہو یہ فساد کی جڑ ہے۔

صیغۂ تعمیرات۔ انجینری۔ نہر شکست۔ ہر
شخص دس منٹ روزانہ کھرپے کا کام کرے اور
پہلے قبر کھودنے کی مشق کرے۔

زراعت۔ اس صیغے سے چندہ بخوبی وصول
نہیں ہوتا سردست زیر تجویز۔ زمینداری عملہ
وغیرہ سب موقوف۔ ہر پڑھا لکھا مجاز ہے کہ
مہینے میں ایک دن حساب لکھ دیا کرے روپیہ
وصول کر دے مالگذاری داخل کر دے۔ یہ مہینہ
کل انتظامات مکمل بعد سوراج ہوں گے۔

اسی طرح تصفیہ مقدمات اور انتظام۔ فوج۔
پولیس وغیرہ سب التوا

صفائی شہر و آبادی۔ عملہ میونسپلٹی موقوف
مہتر برخاست۔ ہر خاص و عام کو اجازت ہے
کہ صفائی میں یکجہتی کے ساتھ پندرہ منٹ روزانہ
کام کیا کرے۔

ضروری کام وصولی چندہ ہے اس وجہ سے اسکا
انتظام مکمل ملاحظہ ہو۔ ساٹھ لاکھ والنٹیر فوراً مقرر
کیے جائیں۔ ایک مہینہ میں ایک روپیہ وصول کیا
کریں بغیر صرف ساٹھ لاکھ ماہوار مستقل وصول
لیڈرگری ہر شخص کو لازم ہے کہ پانچ آدمیوں
کو جمع کرکے جھنڈا اٹھائے ایجیٹیشن قائم رکھے
داتا اور بھنڈاری کے متعلق کچھ خیالات ظاہر
کرتا رہے۔

مکرر التماس ہے کہ ہمارے ہدایت نامہ کو
دیکھ کے شاید کوئی صاحب یہ کہیں کہ مضمون نگار
نے ہم ہی پہ حملہ کیا ہے تو انھیں معلوم ہونا چاہیے
کہ پہاڑی سیکھ کا ذمہ دار بندہ ہرگز نہیں ہے۔
اس مضمون میں باتیں ایسی ہی درج ہیں جنکا وقوع
ہر روز ہوا کرتا ہے۔

راقم

سوراج کا آنریری بغیر ضمانت ٹھیکہ دار
لیڈری کا اجارہ دار
حضرت شاہ خاں

مسٹر پنچ کا پوسٹ بیگ

مکتوب ایران

ملائے ایرانی
و بندہ ہندوستانی

دوشنبہ ۱۰ اپریل سنہ ۲۲ء

آقائے شیخ سید الاسلام بہ ملے بے بیا دم ہست۔
سید صالح مرحوم دو فرزند ہم از زن منشیہ داشت۔
خوب۔ خوب۔ بیں چہ شد؟"

ملائے نو: "وے چہ میپرسی جناب آقا پسران
سید صالح دعوے کردند کہ مال پدرم ملا فلانی بنا حق
غصب کرد۔ ہر چہ گفتم این نا نجیبان جمہوریت
خواہ ہیچ نشنیدند۔ خانہ و عقار سید صالح ہمہ
بفرزندانش سپردند"

ظریف: "جناب ملا ہیچ و نشد۔ حق بحقدار رسید"
ملائے نو: "کہ میخوری۔ تو چہ میدانی۔ وقتیکہ
سید صالح بستری شد این دو فرزندش کجا بودند؟
من بودم و او۔ روز و شب خدمتہا کردم۔ مرحوم
باین ہر دو نا سپاسان نوشت بیائید کہ من بیمارم۔
من خط را بپوستہ دادن فراموش کردم۔ بیچارہ سید
مرد و چون ازین ہر دو بیزار بود کہ تا دو ماہ ہیچ باین
پدرشان ملتفت نشدند تمام مال خودش بمن بخشید
و ہبہ فرمود۔ نا نجیبان جمہوریہ دعوی مرا قبول
نکردند و گفتند کہ گواہ از خود ست چرا مکتوب سید را
بپوستہ ندادی۔ گواہان را درست کردہ پیش شان
بردم ہے تبدیل و قال و جرح و تعدیل کردند گواہی غلط
ہم بیاورد۔ وے وے دلم می سوزد"

آقا: "صبر کن صبر کن۔ از شصت ہزار تومان کہ
مرحوم سید صالح تو گذاشتہ۔ اگر پنجہزار بمن دہی
انشاء اللہ کار تو درست می شود"

ملائے نو: "حکام جمہوریہ کہ خدا خانہ شان خراب
کند۔ برائے بندہ ہیچ دگر نگذاشتند سوے مرا ناکستریش
کردند۔ پنجہزار تومان از کجا آرم"

آقا: "نقلے نیست پیش این دفتر قبالہ عدہ کن۔"

و یک کاغذ بے بنویس۔"

ملا:۔ "خوب۔ خوب۔"

از بندہ و گفت برادر کاغذ بیار۔ گفتم بچشم۔ ظریف شاخندید۔ انگشت برلب نہادہ اشارت نمودم کہ خاموش باش۔ ملا مشغول نوشتن شد۔

"این ست اقرار ملا شیخ یوسف پیشنماز مسجد۔۔۔ ہرگاہ کہ ملکیت مرحوم حاج سید صالح از زندگانی بدست بندہ نسبتی جناب آقائے شیخ معین الاسلام باز رسید پنجہزار تومان بجناب آقا سپردن بر ذمۂ خود لازم گرفتم۔ وکفیٰ باللّٰہ شہیدا۔"

نوشت و پیش ظریف برد کہ نام خود حق در ذیل گواہان بنویسید۔"

ظریف:۔ "ملائے عزیز۔ معاف کنید۔ بندہ بعزم زیارت مشہد مقدس آمدہ ام و توقع دارم کہ از بار گناہان بطفیل این مشہد مقدس رہا شوم۔ تو میخواہی کہ مرا در نجاست خود بیالائی۔"

آقائے شیخ معین الاسلام:۔ "آقا ظریف۔ تند و مفرما۔ عیب ندارد۔ پسران سید صالح ثبوت فرزندی از کجا خواہند پیدا نمود؟ مادرشان شیعہ بود۔ وقتیکہ مرد سید صالح ایشان را بایران آورد۔ کدام کس می داند کہ این ہر دو از صلب سید مرحوم علی وجہ الحلال بوجود آمدند؟ شما مستر سید۔ نام خود بگواہی بنویسید۔ ملا یوسف مرد بخیل نیست۔ از شما ہم دل را مضائقہ نخواہد کرد۔ زود بنویسید۔ این مال مادرید خمس و زکوٰۃ ہم لازم دارد۔"

ظریف:۔ "واللہ۔ جناب آقا از خدا بترس۔ مال یتیمان بناحق مخور۔"

آقا:۔ "اے بدبخت۔ بے حقوق۔ ناسپاس۔ نمی بینی کہ بیچارہ سید مرحوم خدمتہا کردہ کفالت بجہیز و تکفین او کرد۔ مگر تو کر او بود۔ خدائے بزرگ می گوید ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ این بیچارہ بمال سید مرحوم احق است از دو بچہ ہائے مجہول النسب۔"

ظریف:۔ "مگر سید مرحوم نگفتہ بود کہ ہر دو پسرم ہستند؟"

آقا:۔ "سید کہ مرحوم شد۔ از پسران او باہیچ چیزے نخواہد رسید۔ اگر در حیات خود گفتہ باشد حالا برائے ہیچ نیست۔ من نمی توانم بگویم کہ ایشان از اولاد او ہستند یا نہ۔"

ظریف:۔ "خاک بر سر شما و بر علم بیکار و جہل شما آقا! مقتضائے این عبا کہ بر دوش دارید و این عمامہ کہ بر سر گذاشتید و این سبحہ کہ در دست گردش مید ہید ہمین بود؟ نصیحت کردن بجناب حریص است۔ تفو بر چنان خلق ناخوش۔ تفو۔ جناب آقا حالا پاسخ این سوال کہ دولت و ثروت شما از چہ ممر است در یافتم و سبب دشمنی جمہوریت ہم معلوم شد۔ الحق جمہوریت برائے امثال شما قہر خداوندی است۔"

آقا:۔ "جمہوریت جمہوریت جمہوریت۔ تو چہ دانی جمہوریت چہ چیز است۔ ہنوز بوئے جمہوریت نشنیدہ۔ این جور جمہوریت کہ تو میخواہی اما خلاف شرع محمدی است۔ این جمہوریت ازدہ پدر سوختگان یوروپ و امریکائی است۔ جمہوریت ہمون است کہ در اصول فقہ شریف اجماعش نامیدہ اند۔ ما حاملان شرع شریف بر ہر چیزیکہ اجماع نمودیم ہمون مشروعیت ہمون است جمہوریت۔ مردکہ شر پائے از جادۂ اعتدال بیرون منہ۔ ورنہ سزائے تو چوب و لکد و مشت و سیلی خواہد شد۔ برہمچو من نائب امام زبان کشادن آسان نیست۔"

ظریف:۔ "می بینم کہ جناب آقا از خواب و تمدد خرفات بے خبر و از راہ سلم خرافات بے بہو میباشید۔ پس با شما حرف زدن و لکد بر دریا نقش بر آب است۔ سب و شتم و سخن گزاف برلب آوردن شیوۂ مردان علم نیست۔"

آقا:۔ "خوب۔ خوب۔ شما مباحثہ علمی طلاب نجف اشرف ندیدہ اید۔ ہے ما دو بیادہ و فریاد و غوغا و فحوی کشند کہ گویا در میان شان جنگ و دعوی پیدا شدہ است۔ عادت طالب علمی ہنوز فراموش نکردہ ام۔"

ظریف:۔ "قربان عادت شما ہمین عادت شما است۔ مگر نیابت امام دارید؟ کدام امام است کہ ذات پاک شما را بر سرما نائب گماشتہ؟"

آقا:۔ "عجب! عجب! شما نام امام خود ہم فراموش کردہ اید۔ نائب امام آخر الزمان ہستیم۔ شکل اللہ فرجہ۔"

ظریف:۔ "آہ۔ امام آخر الزمان ما چہار نائب داشت کہ یکان یکان برحمت حق پیوستند و آخرین شان وقتیکہ اجلش در رسید گفت کہ زمان غیبت کبریٰ در رسید پس از ما کسے نائب امام نیست۔ بشما کی نائب امام شدید۔ این نیابت از چہ رو حاصل شد۔ دعوئے نیابت امام نمودن دروغ بر امام بستن است۔"

آقا:۔ "عزیز معلوم می شود کہ شما از معنی اجتہاد و تقلید و نیابت امام و حق علما و جمہوریت شرعیہ کہ اجماع باشد و جمہوریت وضعیہ کاذبہ کہ شر و بیت است چیزے نفہمیدہ اید۔ حالا باید کہ من با شما کلام نمایم۔ شما از من بیاموزید۔ الحال میخواہم کہ برایں کاغذ نام خود بنویس۔ ما چہ خواہی شد۔"

ظریف:۔ "جناب آقا این نمی شود۔ ما غریب ہستیم گواہی ما چیزے اثر ندارد۔ مردے دیگر پیدا فرمائید۔"

حضرت آقائے معین الاسلام دید کہ کار حق بجرے نمی شود۔ سر جنبانید و گفت خیلے خوب گواہی شما نیست۔ و لام مباحثہ چہ میگوئی۔

ظریف:۔ "ممکن است کہ ہمون وضع خرافانہ کہ اولاً خرط شد۔"

آقا:۔ "بچشم انشاء اللہ فردا می آیم۔ جناب ملا بسم اللہ بخیر۔ سلام علیکم و علیکم السلام۔"

حضرت شیخ! جناب آقا رخت گفتگوئے فردا۔ بفردا نقل خواہد شد این وقت مرا بگذارید۔

(باقی آئندہ)

راقم — قصری آقا از ایران



اندھیرے میں معاملاتِ ہند کی تحقیقات

تعصب کی پٹی ! میزان تطفیف !! تیغ استبداد و خود غرضی !!!

ساتھ لے وے کے اپنے دھاڑے کو — کھٹکھٹاتی ہیں وہ کیواڑے کو

در حیرتم کہ دشمنی کفر و دیں چرا ست
از یک چراغ کعبہ و بت خانہ روشن اند

بیتا پنچ - میری تسلیم بعض باتیں ایسی ہیں جو عقل میں نہیں آتیں مثلاً ایک ہی چراغ سے دو مقامات کا روشن ہو جانا جنہیں بُعد المشرقین ہو مگر معلوم شد کہ جو چیز آج عقل میں نہیں آتی وہ کبھی نہ کبھی ضرور آ جائے گی - کعبہ میں لندنی اخبر "از یک چراغ کعبہ و بت خانہ روشن اند" کی روشن دلیل ہے - لارڈ کرزن کی داڑھی مونچھوں کا دفعۃً رخصت ہو جانا اور پھر خفیہ پولیس کی تلاش کا ناکام رہنا عالم بھر کو متحیر کر رہا تھا مگر دیکھیے نا؟ شریف حسین والی مکہ کے منھ پر کیا ہے - وہی لارڈ کرزن کا کھویا ہوا مال جو خلیفۃ الحجاز کی دست بُرد سے سمندر پار چلا گیا تھا اور کھسکے کر شریف کے گھر پہنچ گیا - لوگ پوچھتے ہیں ؎

بڑے میاں بڑے میاں داڑھی کہاں پائی

یہ کہتے ہیں ؎

کرزن چلا جاتا تھا چھٹ کر لگائی

علیٰ ہذا القیاس لوگوں کا قول ہے کہ اجتماع ضدین محال ہے - آگ کی ضد پانی - مرد کی ضد عورت ہے مگر ریل کے انجن اور شادی کے منڈھے میں دونوں کا گٹھ بندھن ہو جاتا ہے -

اصیل مولوی اور نشانہ بازی میں لاگ ڈانٹ ہے پھر بھی ہمارے مولوی احمد علی صاحب جو کہ بظاہر کھدر پوش ریشائیل پکے مسلمان دو مرتبہ جیل کی یاترا سے متمتع ہو چکے ہیں مگر ایک رات کا واقعہ سنیئے کہ صحن میں خواہ مخواہ اینٹیں برسنے لگیں آپ جانتے ہیں اینٹوں کا جواب سرکاری قانون میں گولہ باری لکھا ہوا ہے لہذا مولانا جھٹ بندوق ہاتھ میں لے کے باہر نکلے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک جانور نیولے کے طرز کا گملوں سے چہار چند بڑا دیوار پر دونوں ٹانگوں کے بل کھڑا ہے - شب بہار کی یاد میں کھڑا ہوا دیوار سے اینٹیں اکھاڑ اکھاڑ اور ادھر ادھر پھینک رہا ہے - نشانہ سکان تھا کوئی بھی بھوت ہے کوئی بھی مس ہلیس کا قاتل عجب خاں اس بھیس میں آیا ہے - مولانا نے لالٹین کا رُخ اس جانور کی طرف پھیر دیا روشنی کی چھوٹ جب اس کے چہرے پر پڑی تو اُس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منھ ڈھانپ لیا مولوی صاحب نے فائر کر دیا - چہرہ نشانہ ہوا - اگر چہرے پر زخم نہ پہنچا تو شاید چھرے اثر نہ کرتے اس لیے کہ اس کی پشت پر نہایت سخت فلوس ہیں - اس کے سینہ پر تھن ہیں اور تھنوں سے دودھ ٹپکتا بھی - ایک ہندو کا دعوے ہے کہ یہ جانور میرا پالو تھا دوا کی ضرورت سے بیٹے اسے رکھا تھا اتفاقاً بھاگ نکلا

اس جانور کا نام گھیس ہے - پٹھان اسکا نام زردگیر بتاتے ہیں - چیونٹیوں کو بہت پسند کرتا ہے یعنے اسقدر کہ پیٹ میں سکڑ لیتا ہے - گھیس کی نمائش ہو رہی ہے - مولوی صاحب نے شارع عام پہ اسے لٹکا دیا ہے - زن و مرد کا ہجوم ہے - میں بھی ضرور دیکھنے جاتی مگر اللہ بد نظروں سے بچائے ڈر کے مارے نہیں گئی - مولوی صاحب کی بیدردی دیکھو بیچاری بچوں والی پر گولی چلا دی اب اُسے اس طرح لٹکا دیا ہے جیسے مسٹریز آف دی کورٹ آف لنڈن کے مصنف نے ایک خوبصورت مصورہ کی لاش لٹکائی تھی پھر وہ مصور ایک لاٹ صاحب کی دوشیزہ بی بی کے گھر میں چھپا جنکے چاند سے بچے دور دور ملکوں کے گورنر بنائے گئے ایک مصور نے کہہ دیا ہے اگر تصویر ہاتھ آ گئی تو بھید کھلے گی

راقمہ آپ کی مسز سرحدی بیگم از سرحد شریف

مولانا پنچ کی نوٹ بک

قدیم سیکالوجی دعوی کرتی ہے کہ ایک زندہ قالب میں دوسری روح بیٹھ نہیں سکتی - بھلا ایک نیام میں دو چھریاں ایک چارپائی پر دو سوتیں کیونکر رہ سکتی ہیں مگر بحوالہ سیاست لاہور ڈاکٹر بے گھوش کی مردہ اہلیہ کی روح مسٹر ترلوک ناتھ سنہا کے جسم میں داخل ہو گئی پھرتی ہے اور بواسطہ ترلوک ناتھ مین ترلوک کی باتیں اپنے شوہر ڈاکٹر گھوش سے کیا کرتی ہے -

یہ ادغام ایسی دو روحوں کا ہے جنکی جنس متغایر ہے ایک مذکر ہے تو دوسری مؤنث مسز گھوش کی روح کہتی ہے کہ میں اپنے بواسطہ الحلول ترلوک ناتھ کے جسم میں حلول کرنے کی کوشش کرتی ہوں - حلول کا عمل ابھی نامکمل ہے لیکن میں اپنی آواز بھی سناؤنگی - جب کوئی روح کسی زندہ شخص پر قبضہ کرنا چاہتی ہے تو اُسپر بظاہر سکرات کا عالم طاری ہوتا ہے مگر وہ قابل اعتنا نہیں عالم ارواح کی زبان کچھ اور ہے مگر اتنی آسان ہے کہ بغیر سیکھے فوراً یاد ہو جاتی ہے - روحیں زندہ لوگوں پر تسلط کی آرزومند ہوتی ہیں لیکن یہ تسلط ضعیف الارادہ اشخاص کے سوا کسی قوی الارادہ کے جسم پر حاصل نہیں ہو سکتا - کرنے خاں سے روحیں بھی دباؤ کھاتی ہیں - ایک جان دو قالب سُنا تھا مگر ایک قالب دو جان کا مسئلہ آج معلوم ہوا - اُمید ہے کہ مسٹر جوزف گھوش اپنی بی بی سے روحوں کی زبان سیکھ کے ہندوستان میں رواج دینگے تاکہ اُردو ہندی کا مناقشہ کسی طرح طے ہو جائے زبان ترکی حروف لیٹن - زبان اُردو حروف ناگری کی مصیبت نہایت سخت ہے -

---

دائرہ علمیہ الامان گلی قاسم جان دہلی سے ایک نہایت عمدہ رسالہ بنام ندائے اسلام شائع ہوتا ہے - یہ رسالہ اہل اسلام کے قومی و مذہبی مقاصد کے لیے نہایت مفید ہے اُمید ہے کہ نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا جائیگا اسکے مرتبی ہمارے ملک کے نامی انشاپرداز مولانا منظر الدین صاحب ہیں نمونہ دیکھنے یا طلب کرنے کی زحمت اُٹھانی ضرور نہیں ایڈیٹر کی شہرت کافی ہے - بس خریدار بن جائیے -

---

زمانۂ حال کی تصانیف میں طالب علم کی

زندگی نامے کتاب بھی ایک عمدہ تصنیف ہے جسمیں فرزندانِ اسلام کی اخلاقی اصلاح پر نہایت آسان اُردو میں آغا محمد صفدر صاحب بی-اے ایل ایل بی نے نہایت عمدہ مضامین تحریر فرمائے ہیں چھپائی اور کاغذ کا انتظام بھی اچھا ہے۔ کتاب ضرور قابل درس و مفید ہے۔ صرف ۱۲؍ قیمت پر شمس الدین نذیر احمد تاجران کتب لاہور سے مل سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک اسلامی مدارس میں اسکو بطور نصاب داخل کر لینا مناسب ہے۔

ہارڈی کالج آف جرنلزم راولپنڈی نے صابون سازی پر ایک نہایت عمدہ کتاب قابل درس و عمل شائع کی ہے۔ آسان اور سستے نسخہ اس کتاب میں لکھے ہیں ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ اگر پردہ نشین اور باحیا عورتیں جنکی ذاتی آمدنی صفر ہے اپنے مردوں سے ان نسخوں کو سیکھ لیں اور خالی اوقات میں شغل صابون سازی جاری رکھیں تو وہ خود بطریق حلال اپنے خاندان مفت کے بخل سے بے پرواہ ہو سکتی ہیں۔ خاصی آمدنی ہو گی۔ کتاب نہایت محنت سے تیار کی گئی ہے۔ مسٹر پی ڈی ترولہ مولف کتاب کے دامن پر کوئی داغ دھبا نہیں قیمت معلوم نہیں۔ مگر کتاب کا حجم ۱۰۴ صفحہ کا ہے۔ عبارت صاف کاغذ صاف خط صاف چھپائی صاف۔

پرانے طرز خلافت کا قیام اب مشکل ہے۔ خواہ مخواہ مصطفےٰ کمال کے گلے کا ہار ہونا اور بار شماتت کا گر پڑنا مصلحت کے خلاف ہے۔ یورپ میں پوپ شاہی کو ثبات نہ ہوا تو خلافت کیونکر رہ سکتی ہے۔ اب رہے امیر کابل تو انکی خلافت پر ترکوں اور عربوں کو اتفاق نہ ہوگا۔ ہندوستان کے دوسرے فرقے ہندوستانی مسلمانوں کو اشتباہ کی نظر سے دیکھینگے اور سوراج کا خواب اور بھی [illegible] ہو جائیگا۔ امام یحییٰ اور امیر عبدالکریم کسی شمار قطار میں نہیں ہیں۔ شیخ سنوسی کا طبیوں اور عراقیوں اور ہندوستانی مسلمانوں کے نزدیک اجنبی ہیں۔ حجازی پیر بھرمیں جوان نہیں ہو سکے ذات شریف انکی دل لبھانے والی حرکتوں سے انگریز خوش ہوں تو ہوں مسلمان راضی نہیں ہیں امیر عبدالکریم یا امام یحییٰ بھی اسکے راضی نہیں ہیں اب رہ گئے مصری تو خیر نودولت فرنگ ساز انکی شہ میں سلطان صاحب انکا سکان سر راہ ہے پر وقت آزمودوں میں رہینگے۔ عیسیٰ اخوت یہ نہیں سمجھے پر پھر کے نظر انتخاب سلطان مرد نا علی پر گر جاتی ہے۔ اگر مناسب ہو تو خلیفہ انھیں بنائیں اور اسسٹنٹ خلیفہ دوسروں کو جنکے نام اوپر لیے گئے۔ یا پھر ان سب پہلوانوں کو ایک ہی اکھاڑے میں چھوڑ دیں جو جیتے نوا خلیفہ۔

مسلمانو خدا کے لیے ہوشیار اور عقل کا دامن نہ چھوڑو۔ بھلا کانفرنس اس عظیم الشان اختلاف کو حل کیونکر کرے گی۔ خواہ مخواہ دوسرے فسادات کی بنیاد نہ ڈالو۔ غیروں کی زہرخند سے دل جلتا ہے۔

توکل علیہ الرحمۃ

یکایک مرحوم ہونے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے ہفتہ کار رحمت رساں اور ابھی طرح چل رہا ہے۔ ایک نے اور دوسرے سیر دست داخل بر رحمت حق ہونے کے درکار ہوتے ہیں زیادہ نہیں۔ حیدر خاں نے ہمارے شہر کے ایک مشہور پیراک مرد اکبر حسین کو دریائے رحمت میں کھڑی ملاحی لگانے کے واسطے گزشتہ ہفتہ میں منتخب کر لیا۔ شک پیرائیوں میں مرحوم کا جواب نہ تھا مرحوم سطح دریا پر لوٹ لگاتے ہوئے ایک فرلانگ تک اسطرح بہے جاتے تھے جیسے کوئی فرش پر لوٹ لگاتا ہو دیگر سبک پیرائیاں بھی بے مثل تھیں۔

مرحوم شدگان کی فہرست میں ہمارے نواب صاحب شیش محل بھی شامل ہو گئے آپ پر حیدر خاں کی عنایت نہ تھی بلکہ کہتے ہیں کہ مثانے میں سلائی بیڈ جنگ کے طریقہ سے پاس کی گئی جس نے موتوا قبل ان تموتوا کا سبق یاد دلا دیا۔ کئی ہفتے اسی تکلیف میں مبتلا رہے۔ آخر جوانی تہ سینہ ۲ یا ۱۰ انا للہ۔ اگرچہ آپ کو شہر اور اہل شہر کے مصائب میں شریک ہونے یا کسی قومی کام (میں) سخاوت دکھانے کا اتفاق دو ہی چار ہی ہوا تھا پھر بھی شہر نے ایک حد تک آپ کا غم کیا۔

حیدر طاعون یادگیر اور حضرت نوہ داخل بر رحمت کرنے کے پرانے ٹھیکہ دار ہیں مگر اہل شہر کی جان کے لئے ایک نیا عزرائیل موٹر کار کی صورت میں نازل ہوا ہے جلد بازی اور اکثر حکام و اعیان شہر کے طبع بیچ بوجہ کے باعث ہر طرح ایک علیحدہ نقصان اٹھا رہا ہے سیکڑوں واقعات ہوئے مگر کوئی تنبیہ صاحبان موٹر یا کسی موٹر ڈرائیور کو شاید ہی ہوئی ہو۔ اس ہفتہ میں متعدد واقعات ہوئے اور دو تین آدمی رحمت کے مستحق لیکن شعر کے عمل سے مستفیض ہوئے منجملہ ان کے ایک حادثہ کرنیل ٹی منشی سوامی جن لکھنؤ کی موٹر کا ممنون احسان ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی موٹر بھی [illegible] ڈگری [illegible]۔ کھانے والی نظر سے کم نہیں جتنی یہ عام شکایت ہے کہ ڈاکٹر صاحب باوجود تمام شہر ہر وقت پاس رکھنے کے اپنی موٹر کا [illegible] نہیں لیتے اور شہر والوں کو کتنا [illegible]

جس کو سمجھے تھے مسیحا وہ بلا کو نکلے

یوں تو ڈاکٹر اور حکیم [illegible] ملک الموت بھی۔ قبرستان کی آبادی میں ضرور بہت دخل انکو ہمیشہ رہتا ہے خلقت کے داخل بر رحمت حق ہونے میں کسی نہ کسی حد تک [illegible] قبرستان کا کارروائی ہر وقت جاری رہتی ہے مگر کسی ڈاکٹر یا حکیم کی موٹر کو یہ حق کہاں سے حاصل ہو گیا؟ قتل انسان مستلزم سزا ہے خواہ سہواً ہی کیوں نہ ہو۔ بس ہماری رائے ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب کی موٹر سے یہ جرم عاید نہیں ہو سکتی تو موٹر کار کو ضرور تین مہینے کی پھانسی ہونی چاہیئے خواہ کتنی ضعیف ہو یا نہ ہو۔ اور اگر کسی ہندوستانی سے ایسی خطا سرزد ہو تو اسکو اور اسکی موٹر دونوں کو یہی سزا ملے ورنہ علیہ الرحمۃ ہونے کا سلسلہ بی موٹر کار کے چلتوں کبھی ختم نہ ہوگا۔

راقم ۔ سپیشل رپورٹر

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرت ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ذرا سی بات اور راگ بوجہ ادھورے مضمون کی قابلیت اڈیٹر کی سمجھ اوسے انھیں کافی واقفیت ہوگئی انکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں بچ رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کردالتے ہیں۔ طالب منت کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور چند مضمون بھی آپکے مذاق کے موافق مل جائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ پی ہزار تہمت کھائی ہوگی بخیر شما بہ سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اے حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود ہوا نامہ پنچ کی زحمت سے بچیں۔ اور آنہ کی جگہ جار آنہ بھی صرف نہ ہو۔

۳۔ بعض قدردان دفتر سے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچہ اس حیص بیص میں ناغہ ہو گئے سب لکھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں موجود ہو

(۴) پرچہ ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہوجائیں وہ صرف ۲ روز کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں بشرطیکہ شکایت کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگائیے۔

(۵) اگر یہ پرچہ اودھ پنچ ایک کے بیت آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریداری سے اور احباب قدردانی اور نہیں ہوتا بلکہ خود احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمائیے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام۔

منیجر

اعلان باحلف

دعا مفید المحبت مع موہنی منتر

عزیز اگر آپ کسی معشوق کے مبتلا ہوں وہ آپ کو نہ ملتا ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا کسی حاکم افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہو حسب منشا شادی کرنا چاہتے ہو فوراً دعا اسلام دعا محبت اور اہل ہنود موہنی منتر منگا کر آزما دیں موہنی منتر سے مطلوب تین یوم میں اور دعا محبت سے ۷ یوم میں شرطیہ مشتاق مل جاتا ہے دعا محبت صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے موہنی منتر تین روز پڑھا جاتا ہے ہر دو کی قیمت ۲ روپیہ محصول اور خرچ سے علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ چند کتب زہر عشق کامل عطار فسانہ دلفریب مفتاح الغیب ۸/ ماہ پیکر دل لذت النساء باتصویر بھی ملنے کا پتہ:

بہار عیش گنج پورہ ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بیانہ پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۹۱۰ء کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ۵ مع محصول ڈاک

(۲) جلد شدہ کے دو نمبر اعلیٰ نمبروں میں انشاپردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد ۶ علاوہ محصول ڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

معجز نما حمائل مترجم مع تفسیر اردو

نمونہ مفت روانہ ہوگا

مترجم حکیم علامہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر جملہ احکام و مسائل قرآن کی مفصل و آخری تفسیر جو تازہ ترین اول نمبر سفید کاغذ پر چھپکر تیار ہو چکی ہے حروف میں رسول کریم و صحابہ کرام کی کامل سوانح عمری دیباچہ میں شجرہ و شجرہ اور نقشہ کے جلد مسائل قرآن نمونہ وفضائل قرآن ... جلد ... اول نمبر ہدیہ فی جلد ... محصول ۸ مجلد چرمی ... ایک کارڈ آنے پر جملہ اقسام قرآن شریف خورد و کلاں کے نمونہ مفت روانہ ہونگے

ملنے کا پتہ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب کشمیری بازار کوچہ بنواب مرزا دہلی

مفت نمونہ

منگوا کر دیکھو

گلو بلاس پان میں کھانے کا مصالحہ پان میں کھا کر دیکھو بیا میں نئی چیز ہے اسکی صفت کو آزما کر دیکھو۔ قیمت بڑی ڈبی ۱۲/ اور چھوٹی ۶/ فی درجن

پنڈت پیارے لال شکل موتی گنج کانپور

خوشبو دار!! خوش ذائقہ!! خوش رنگ!!!

زردہ تمباکوئے خوردنی

فی سیر ... عمدہ ... اعلیٰ ...

قوام مشکی زعفرانی گولی نقرئی و طلائی

... فی تولہ ...

مقبول الخاص اقبال الخاص

تاجر تمباکوئے خوردنی و عطر لکھنؤ سے طلب فرمائیے تار کا پتہ شرقی لکھنؤ۔ فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سورج مارکہ

جرمنی خضاب ۲۳۹

اس سے بہتر خضاب روئے زمین پر کوئی نہیں ہر صفت موصوف ہے

سفوف اور ٹکیہ

قیمت فی شیشی ۱/ فی بکس ۱ ...

ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمائیے

المشتہر

سول ایجنٹ پالن جی برمن بھائی امین آباد لکھنؤ

[illegible]